۶ صفر المظفر ۱۴۴۱ھ کو ہونے والے مدنی مذاکرے کا تحریری گلدستہ

ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنّت (قسط: 71)

صفائی سُتھرائی کی اَہمیت

- کتنے پانی کھڑے ہو کر پی سکتے ہیں؟ 07
- ستاروں کے اچھے بُرے آثرات پر یقین رکھنا کیسا؟ 09
- دورانِ نماز موبائل بج جائے تو کیا کریں؟ 14
- کیا شوہر کی اِجازت کے بغیر بیوی گھر سے جا سکتی ہے؟ 19

ملفوظات:
شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی، حضرتِ علامہ مولانا ابو بلال
محمد الیاس عطّار قادِری رَضَوی دامت برکاتہم العالیہ

پیشکش:
مجلس المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)
(شعبہ فیضانِ مدنی مذاکرہ)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

صفائی سُتھرائی کی اَہمیت[1]

شیطان لاکھ سُستی دِلائے یہ رِسالہ (۲۴ صفحات) مکمل پڑھ لیجیے اِنْ شَآءَ اللّٰہ معلومات کا اَنمول خزانہ ہاتھ آئے گا۔

دُرُود شریف کی فضیلت

فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: جسے یہ پسند ہو کہ اللہ پاک کی بارگاہ میں پیش ہوتے وقت اللہ پاک اس سے راضی ہو اُسے چاہیے کہ مجھ پر کثرت سے دُرُود شریف پڑھے۔[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

صفائی ستھرائی شریعت کو مَطلوب ہے

سُوال: لوگوں کی اپنی اپنی طبیعتیں اور الگ الگ مزاج ہوتے ہیں۔ ہمارے یہاں لوگوں کی ایک تعداد ہے جو صفائی پسند نہیں ہے اور بہت سے لوگ نہ تو اپنے گھر کو صاف ستھرا رکھتے ہیں اور نہ انہیں اپنے لباس کا خیال ہوتا ہے۔ اگر کچرا پھینکنے کے حوالے سے دیکھا جائے تو اپنے گھر کا کچرا دوسروں کے گھر کے سامنے پھینک کر چلے جاتے ہیں، آپ صفائی کے حوالے سے راہ نمائی فرما دیجئے تاکہ ہماری اِصلاح ہو جائے۔

جواب: صفائی ستھرائی شریعت کو مَطلوب ہے اور یہ سنَّت بھی ہے۔ ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نَفاست پسند تھے اور آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے صفائی کی تاکید بھی فرمائی ہے۔ چنانچہ حدیثِ پاک میں ہے: پاکیزگی یعنی صفائی آدھا ایمان ہے۔[3] ایک اور مَقام پر پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: بے شک اِسلام صاف ستھرا

---

1 ...... یہ رِسالہ ۶ صَفَرُ الْمُظَفَّر ۱۴۴۱ھ بمطابق 05 اکتوبر 2019 کو عالمی مَدَنی مَرکز فیضانِ مدینہ کراچی میں ہونے والے مَدَنی مذاکرے کا تحریری گلدستہ ہے، جسے اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّۃ کے شعبے "فیضانِ مَدَنی مذاکرہ" نے مُرتَّب کیا ہے۔ (شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ)

2 ...... مسند الفردوس، باب المیم، ۲/ ۲۸۴، حدیث: ۶۰۸۳۔

3 ...... ترمذی، کتاب الدعوات، ۸۶-باب (ت: ۹۲)، ۵/ ۳۰۸، حدیث: ۳۵۳۰۔

www.dawateislami.net

دِین ہے۔[1] ایک رِوایت میں تو یہاں تک اِرشاد فرمایا ہے کہ اللہ پاک نے اِسلام کی بنیاد صفائی پر رکھی ہے۔[2] یوں ہی ایک حدیثِ پاک میں ہے: جو لباس تم پہنتے ہو اسے صاف ستھرا رکھو اور اپنی سواریوں کی دیکھ بھال کیا کرو اور تمہاری ظاہری شکل و صورت ایسی صاف ستھری ہو کہ جب لوگوں میں جاؤ تو وہ تمہاری عزت کریں۔[3] بہر حال صفائی کی اپنی اہمیت ہے لہٰذا اپنا گھر بار، اپنا تن بدن اور اپنے کپڑے صاف رکھنے کے ساتھ ساتھ اپنے گلی محلے کو بھی صاف رکھیں۔

گھر کی صفائی کے ساتھ ساتھ گلی محلے کو بھی صاف ستھرا رکھیں

آج کل اپنے بدن، کپڑے اور گھر کی صفائی رکھنے والے بہت سے مل جائیں گے مگر وہ اپنی گلی کی صفائی نہیں رکھتے اور اسے گندا کر دیتے ہیں۔ اپنے گھر کا کچرا شاپر میں ڈالتے ہیں اور پھر اسے چلتے چلتے کہیں راستے میں یا کسی کے گھر کے آگے رکھ دیتے ہیں اور پھر ہوتا یہ ہے کہ ایک نے کچرا رکھا، دوسرے نے رکھا اور وہیں تیسرے نے بھی رکھا تو یوں بعض اوقات گلیوں میں غیر قانونی کچرا کنڈیاں بن جاتی ہیں۔ دیکھیے! جس کے گھر کے آگے کچرا کنڈی ہو گی اس بے چارے کو کتنی تکلیف ہوتی ہو گی! جب عالمی مَدَنی مرکز فیضانِ مدینہ کی تعمیر ہوئی تو غالباً ابھی پوری تعمیر نہیں ہوئی تھی کہ فیضانِ مدینہ کے بابِ فاطمہ جسے اب سیکورٹی کی وجہ سے دیوار لگا کر بند کر دیا گیا ہے وہاں بہت بڑی کچرا کنڈی بن گئی تھی، پھر اسلامی بھائیوں نے بھاگ دوڑ کر کے اور کچھ سورس لگا کر کچرا کنڈی ختم کروائی، اب اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کچرا کنڈی نہیں ہے۔ بعض اوقات معینہ کچرا کنڈیاں دور ہوتی ہیں تو سُستی کی وجہ سے لوگ اِدھر اُدھر کچرا ڈال دیتے ہیں لہٰذا انہیں تھوڑی تکلیف کر کے کچرا کنڈی میں ہی کچرا ڈالنا چاہیے۔ اِنتظامیہ کو بھی چاہیے کہ وہ کچرا کنڈی صاف کر دیں لیکن مشکل یہ ہوتی ہے کہ کچرا مُقَرَّرہ وقت پر اُٹھتا نہیں ہے اور پھر وہ کچرا کنڈی سے باہر آنے لگتا ہے جس کی وجہ سے اس میں بدبو اور جَراثیم پیدا ہونے لگتے ہیں اور طرح طرح کی بیماریاں پھیلتی ہیں۔ گلیوں کو بھی صاف رکھنا چاہیے اور ان میں کچرا اور پان کی تھوک جسے لوگ پیک

---

1. کنز العمال، حرف الطاء، کتاب الطھارۃ، قسم الاقوال، الباب الاول فی فضل الطھارۃ مطلقاً، ۵/۱۲۳، الجزء: ۹، حدیث: ۲۵۹۹۶۔ معجم اوسط، باب العین، من اسمہ عیسی، ۳/۳۸۲، حدیث: ۴۸۹۳۔
2. کنز العمال، حرف الطاء، کتاب الطھارۃ، قسم الاقوال، الباب الاول فی فضل الطھارۃ مطلقاً، ۵/۱۲۳، الجزء: ۹، حدیث: ۲۵۹۹۷۔
3. مستدرک حاکم، کتاب اللباس، باب حدیث مناظرۃ ابن عباس مع الحروریۃ، ۵/۲۵۸، حدیث ۷۴۴۹۔

www.dawateislami.net

بولتے ہیں ہر گز نہ ڈالی جائے مگر گلیوں اور روڈوں پر پھلوں کے چھلکے اور ان کے علاوہ بہت کچھ پھینکا جاتا ہے جس کے سبب صفائی کا نظام مُتَأَثِّر ہوتا ہے اور لوگوں کو بھی تکلیف کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ ہمارے یہاں اِدھر اُدھر کچرا نہ پھینکنے کے قانون بھی بنے ہوئے ہیں، گلیوں میں پان کی پیک تھوکنا بھی منع ہے، اللہ پاک کرے کہ ان پر عمل ہو جائے۔

گاڑیوں کی وجہ سے ہونے والی گندگی

سُوال: کیا ہمارے یہاں چلنے والی کاریں اور بسیں وغیرہ بھی گندگی کا سبب بنتی ہیں؟[1]

جواب: ہمارے یہاں کاریں بسیں وغیرہ کالا دھواں اور کالے تیل گراتی ہیں جس کی وجہ سے روڈ خراب ہو جاتے ہیں۔ بعض اوقات اتنا تیل گر رہا ہوتا ہے کہ روڈ پر پھسلن ہو جاتی ہے اور پھر اسکوٹر پھسلتی ہے اور حادثے ہوتے ہیں۔ ہماری ٹریفک پولیس اِنصاف اور دیانت داری کے ساتھ انہیں روکنا شروع کر دے تو سب صاف ستھرا ہو جائے۔ جو قانون شریعت کے مُطابق ہے اس پر عمل ہو اور خراب گاڑیوں کی روک تھام کی جائے تو ہماری گلیاں اور روڈ صاف رہ سکتے ہیں لیکن حالت یہ ہے کہ پانی کے ٹینکرز تیزی سے جا رہے ہوتے ہیں اور ان سے پانی گر رہا ہوتا ہے جس کی وجہ سے راستے گندے ہو رہے ہوتے ہیں اور پھر دھول مٹی کیچڑ بن رہی ہوتی ہے مگر انہیں کوئی کچھ کہنے والا نہیں ہوتا۔ اس کے ساتھ ساتھ ٹینکر والے جسے پانی دینے جا رہے ہیں اس بے چارے کو پانی کم جائے گا، پھر اگر پیسے پورے ٹینکر کے لیے اور پانی عُرف سے ہٹ کر آدھا یا پونا ٹینکر دیا تو یوں یہ گناہ کی بھی صورت ہے۔ اسی طرح ہمارے یہاں بعض اوقات گٹر بھر جاتے ہیں اور پائپ لیک ہو رہے ہوتے ہیں جس کے باعث گلیوں میں کئی کئی دِن تک گندا پانی کھڑا رہتا ہے جو لوگوں کے کپڑے خراب ہونے اور بیماریاں وغیرہ پھیلنے کا ذَریعہ بنتا ہے۔

دیواروں کے آگے پیشاب کرنا بھی گندگی پھیلنے کا ذَریعہ ہے

سُوال: گلیوں میں گھروں کی دِیواروں کے آگے پیشاب کرنا کیسا ہے؟

---

[1] ...... یہ سُوال اور اس کے بعد والے چار سُوالات شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ کی طرف سے قائم کیے گئے ہیں جبکہ جوابات امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَكَاتُهُمُ الْعَالِيَه کے عطا فرمودہ ہی ہیں۔ (شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ)

www.dawateislami.net

جواب: بعض لوگ گلیوں میں گھروں کی دیواروں کے آگے پیشاب کرتے ہیں مگر ایسا کرنے والے پڑھے لکھے نہیں ہوتے کیونکہ مُہَذَّب آدمی کا تو کسی کے گھر کے سامنے پیشاب نکلے گا بھی نہیں بلکہ اگر مہذب آدمی کو سزا دینی ہو تو اسے پکڑ کر کہا جائے کہ اِدھر بیٹھ کر پیشاب کرو وہ نہیں کرے گا۔ بازاری طرح کے جو لوگ ہوتے ہیں وہ ایسا کرتے ہیں، ایسے لوگوں کو چونکانے اور شرم دِلانے کے لیے دِیواروں پر لکھا جاتا ہے کہ دیکھو! گدھا پیشاب کر رہا ہے مگر انہیں پتا ہی نہیں ہوتا کہ کیا لکھا ہے؟ وہ پیشاب کر رہے ہوتے ہیں جبکہ لوگ ان پر ہنستے ہوں گے۔ یوں ہی بعض لوگ چھوٹے بچوں کو گندگی کرنے کے لیے گھر کے باہر بٹھا دیتے ہیں تو یہ الگ گندگی کرتے ہیں حالانکہ کوئی وہاں سے گزر رہا ہو اور اس کا پاؤں خراب ہو جائے تو اسے کتنی تکلیف ہو گی! جبکہ ناپاک ہونا الگ ہے۔ یاد رکھیے! اِنسانی گندگی سب سے زیادہ گندی ہوتی ہے اور اس میں بھی عبرت ہے کہ اِنسان سب سے عمدہ غِذائیں کھاتا ہے اور سب سے زیادہ گندی چیز خارج کرتا ہے۔ اگر سب لوگ تعاون کریں تو ہماری گلیاں، محلے اور ہمارا شہر صاف رہ سکتا ہے۔ اگر گٹر بھر جائے یا پائپ لائن ٹوٹ جائے تو فوراً اس کا حل نکالیں اور اسے بنوالیں۔ اِسی طرح جنہوں نے دَرَخت لگا رکھے ہیں اور ان کے پتے جھڑتے رہتے ہیں جس کی وجہ سے پتوں سے گلیاں روڈ بھرے ہوتے ہیں اور پتے اِدھر اُدھر اُڑ رہے ہوتے ہیں، انہیں چاہیے کہ جب پتے گریں تو انہیں اُٹھالیں اور صفائی کر دیں۔

تعمیراتی سامان اِدھر اُدھر ڈال دینے سے ہونے والی تکالیف

سُوال: تعمیراتی سامان جو گلیوں کے بیچ میں ڈال دیئے جاتے ہیں، جس کی وجہ سے لوگوں کو چلنے میں پریشانی ہوتی ہے، اِس بارے میں آپ کیا فرماتے ہیں؟

جواب: جو لوگ تعمیرات کرتے ہیں وہ گلی کے بیچ میں سریے اور بجریاں ڈال دیتے ہیں جو آدھی گلی گھیر لیتے ہیں جس کی وجہ سے لوگوں کو چلنے میں مسئلہ ہوتا ہے اور اسکوٹر اور سائیکل والے بھی پریشان ہوتے ہیں حالانکہ تعمیرات کے قانون بنے ہوئے ہیں کہ روڈوں پر بجریاں اور سریے نہیں رکھنے اور عمارت بناتے وقت اس پر سبز کپڑا ڈالنا ہے۔ تعمیرات کرنے والے خوفِ خُدا کریں اور پَردہ وغیرہ لگانے کے جو قانون ہیں ان پر عمل کریں اور لوگوں کو تکلیف سے بچائیں کیونکہ یہ

www.dawateislami.net

سمجھ میں آنے والے قانون ہیں، ان میں لوگوں کو تکالیف سے بچانے کی صورتیں ہیں۔ قانونی پابندیوں کے باوجود بلڈرز اِحتیاط نہیں کرتے اور جب کوئی قانون پر عمل کروانے آتا ہو گا تو سبز پَردے لگا دیتے ہوں گے ورنہ نہیں یا پھر لے دے کر مسئلہ حَل کر لیتے ہوں گے۔ آج کل رِشوتوں کے بغیر عمارت بنانا بڑا دُشوار ہو گیا ہے۔ اللہ پاک کرے رِشوت دینے اور لینے والے سچی توبہ کر لیں اور ہمارے ملک کے سارے اِنتظامات دُرُست ہو جائیں۔ یاد رہے! جتنی رِشوتیں لی ہیں وہ ہضم نہیں ہوں گی، بھلے آپ نے ظاہری طور پر رِشوت کے پیسے کھا لیے ہوں مگر مَرنے کے بعد سب نکلے گا اور رِشوت کا گناہ صِرف توبہ سے مُعاف نہیں ہو جاتا بلکہ توبہ بھی کرنی ہوتی ہے اور جس جس سے رِشوت لی اسے رِشوت کا مال واپس بھی دینا ہوتا ہے کہ رِشوت حرامِ قطعی ہے یہ واپس دینی ہو گی۔[1] بہرحال ہمارے یہاں رِشوتوں کی وجہ سے بھی صفائی کا نظام بڑا مُتَأَثِّر ہوتا ہے۔

دیگیں پکانا اور پائپ لائن کی کھدائی بھی صفائی میں رکاوٹ ہے

سُوال: روڈ پر دیگیں پکانے اور پائپ لائن کی کھدائی کرنے سے بھی کیا صفائی کا نظام متأثر ہوتا ہے؟

جواب: بعض اوقات محلے میں نیاز کی دیگیں پکائی جاتی ہیں بِالْخُصُوص مُحَرَّمُ الْحَرام کے مہینے میں یہ ایک اچھا اور ثواب کا کام ہے لیکن گلی میں پکانا یہ ثواب کا کام نہیں ہے، اِس طرح گھروں میں دھوئیں پہنچتے ہیں جس سے لوگوں کو تکلیف ہوتی ہے۔ دیگیں پکانے سے گلی میں گڑھے پڑ جاتے ہیں جن میں پانی بھرتا ہے اور پھر اندھیرے میں بے چارے

---

1 ...... اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: سچّی توبہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے وہ نفیس شَے بنائی ہے کہ ہر گناہ کے اِزالہ کو کافی و وافی ہے۔ کوئی گناہ ایسا نہیں کہ سچّی توبہ کے بعد باقی رہے یہاں تک کہ شِرک وکُفر۔ سچّی توبہ کے یہ معنیٰ ہیں کہ گناہ پر اس لئے کہ وہ اس کے رَبّ عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی تھی نادم و پریشان ہو کر فوراً چھوڑ دے اور آئندہ کبھی اس گناہ کے پاس نہ جانے کا سچے دِل سے پورا عزم کرے جو چارہ کار اس کی تلافی کا اپنے ہاتھ میں ہو بجالائے مثلاً نماز روزے کے تَرک یا غصب، سَرِقہ، رِشوت، رِبا سے توبہ کی تو صرف آئندہ کے لئے ان جَرائم کا چھوڑ دینا کافی نہیں بلکہ اس کے ساتھ یہ بھی ضَروری ہے کہ جو نماز روزے ناغہ کئے ان کی قضا کرے جو مال جس جس سے چھینا، چُرایا، رِشوت میں لیا انھیں اور وہ نہ رہے ہوں تو ان کے وارثوں کو واپس کر دے یا مُعاف کرائے، پتا نہ چلے تو اتنا مال تَصَدُّق کر دے اور دِل میں نیت رکھے کہ وہ لوگ جب ملے اگر تَصَدُّق پر راضی نہ ہوئے اپنے پاس سے انھیں پھیر دوں گا۔ (فتاویٰ رضویہ، ۲۱/۱۲۱ ملخصاً)

www.dawateislami.net

لوگوں کی ٹانگیں ٹوٹتی ہوں گی اور پتا نہیں کیا کیا ہوتا ہو گا۔ اِسی طرح پائپ لائنیں ڈالنے کے لیے سڑک کی کھدائی کی جاتی ہے حالانکہ یہ بغیر اِجازت منع ہے۔ ہو سکتا ہے اِجازت لے لیتے ہوں مگر کھدائی کے بعد گڑھوں کو بھرتے نہیں ہیں بلکہ جو قانونی طور پر گورنمنٹ کے لوگ کھدائی کرتے ہیں وہ بھی گڑھے نہیں بَھرتے، انہیں جُوں کا تُوں چھوڑ دیتے ہیں حالانکہ جیسا کھودا ہے کام ہو جانے کے بعد اسے ویسا بنانا ضَروری ہے۔ نیز یہ کام بھی جلدی کرنا ہوتا ہے، یہ نہیں کہ گڑھا کھود کر رکھ دیا اور پھر ایسا لگے کہ جیسے ولایت سے پائپ منگوائے جا رہے ہیں کہ جب آئیں گے تو اس میں ڈالیں گے، اَلغرض ہمارے یہاں اتنی سُستیاں اور بدعنوانیاں ہوتی ہیں کہ اَلْاَمَان وَالْحَفِیْظ۔ اس طرح کھدائی سے بھی لوگوں کو بڑی تکلیف ہوتی ہے اور صفائی کا مُعاملہ بھی خراب ہوتا ہے۔ اگر ہمارے مسلمان بھائی یہ سارے کام چھوڑ کر صفائی ستھرائی کریں تو ہمارا ملک، ہمارا شہر، ہمارا گھر اور ہمارا محلہ سب صاف ستھرے ہو جائیں گے۔

مُردہ جانوروں کو گلی میں پھینک دینے سے گندگی پھیلتی ہے

سُوال: کیا مَرے ہوئے جانوروں کو گلیوں میں پھینک سکتے ہیں؟

جواب: ہمارے یہاں چوہا مارا یا بلی یا بکری مَر گئی تو انہیں بھی گلی میں ڈال دیا جاتا ہے جو سڑ اور پُھول رہے ہوتے ہیں، جس کی وجہ سے گندگیاں پھیل رہی ہوتی ہیں۔ ایک بزرگ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ میں حضرتِ سَیِّدُنا قاضی شریح رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے یہاں رہتا تھا، ایک بار ایسا ہوا کہ ان کا پالتو بِلّا مَر گیا تو انہوں نے فرمایا: صحن میں گڑھا کھودو اور بِلّے کو اس میں دفن کر دو کیونکہ اگر ہم اسے باہر پھینکیں گے تو اس سے لوگوں کو تکلیف ہو گی۔[1] اِسی طرح ایک بزرگ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے گھر میں بہت سے چوہے ہو گئے، انہیں کسی نے مشورہ دیا کہ بلی پال لو۔ ان بزرگ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: چوہے بھاگیں گے تو کسی دوسرے کے گھر جائیں گے، میں کسی کو کیوں تکلیف دوں۔[2] پہلے کے لوگ ایسے ہوتے تھے جبکہ آج کل ہر کوئی گویا اپنی بلا دوسرے کے سر پر ڈالنے کی تگ و دو میں لگا ہوا ہے۔ اللہ پاک کرے ہمارا ظاہر، باطن، لباس، جسم،

---

1 ...... حلیۃ الاولیاء، شریح بن حارث الکندی، ۴/۱۴۸، رقم: ۵۰۷۱۔ اللہ والوں کی باتیں (مترجم)، ۴/۱۷۵۔

2 ...... احیاء العلوم، کتاب آداب الالفۃ والاخوۃ...الخ، الباب الثالث فی حق المسلم والرحم...الخ، ۲/۲۶۷۔ احیاء العلوم (مترجم)، ۲/۷۷۔

www.dawateislami.net

رُوح، گھر بار، گلی محلہ، شہر اور ملک سب صاف ستھرا ہو جائے۔

بلیاں پالنا کیسا؟

سُوال: بلیاں پالنا کیسا؟ نیز بلیوں کی وجہ سے اگر گھر والے پریشان ہوتے ہوں تو کیا کریں؟

جواب: اگر کوئی مانعِ شرعی نہ ہو تو بلیاں پالنا جائز ہے۔ بلیاں پالنے کا شوق ہے تو یہ بھی ذہن میں رہے کہ یہ دودھ پی جاتی ہیں اور کچھ نہ کچھ گندگی اور کچرا بھی کرتی ہیں اگر ان چیزوں سے گھر والوں کو پریشانی ہوتی ہے تو بلیاں پالنے کی اِجازت نہیں ملے گی۔ ہاں! اگر سب گھر والے متفق ہوں، کسی کو کوئی شکایت نہ ہو، گھر کا ماحول بھی خراب نہ ہوتا ہو اور نہ آپس میں نفرتیں پیدا ہوتی ہوں تو اِتفاقِ رائے سے آپ بلی پالو، بلّے پالو یا دونوں پالو کوئی حَرَج نہیں۔ فلیٹوں میں یہ چیزیں نہیں پالی جا سکتیں، جن کے بڑے بڑے صحن ہوتے ہیں یا نیچے کی جگہ ان کے پاس ہوتی ہے یا وہ کچی آبادیوں میں رہتے ہیں اور دیہات والا ماحول ہوتا ہے یہ چیزیں ان جگہوں پر پالنے میں آزمائش کم ہوتی ہو گی۔ اگر فلیٹ میں بلی پالیں گے تو مُرغی کا چوزہ پالنا مشکل ہو جائے گا کیونکہ اس کے لیے بلی مَسائل کھڑے کر دے گی۔

آج کل مختلف ملکوں کی بلیاں ملتی ہیں جو بڑی خوبصورت ہوتی ہیں۔ ایک بار میں کسی کے گھر گیا تھا تو ان کے گھر میں بلی تھی جو شاید ان کے ہاتھ میں تھی یا بدن پر چڑھی ہوئی تھی، پہلے تو میں دیکھ کر حیران ہوا اور اس کو Toy یعنی کھلونا سمجھا تو انہوں نے بتایا کہ یہ اصلی بلی ہے آپ اس کو ہاتھ لگائیں یا اُٹھائیں۔ میں نے اسے ہاتھ لگایا اور اُٹھایا تو واقعی وہ زندہ بلی تھی۔ میں نے اپنی زندگی میں پہلی بار اتنی خوبصورت بلی دیکھی تھی جیسے کوئی روئی کا کھلونا ہو۔ پھر اس شخص نے بتایا کہ کچھ دِنوں بعد وہ بلی خود بخود گھر چھوڑ کر کہیں چلی گئی۔

کتنے پانی کھڑے ہو کر پی سکتے ہیں؟

سُوال: کتنے پانی کھڑے ہو کر پی سکتے ہیں؟ نیز کیا سبیل کے پانی کو کھڑے ہو کر پی سکتے ہیں؟

جواب: اعلیٰ حضرت، امامِ اہلِ سنّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ نے دو پانیوں کا تذکرہ فرمایا ہے، ایک آبِ زَم زَم کہ اسے کعبے کی طرف مُنہ کر کے کھڑے ہو کر پینا سنّت ہے اور دوسرا جس لوٹے یا بَرتن میں وُضو کیا اس کا

www.dawateislami.net

بچا ہوا پانی بھی کھڑے ہو کر پینا چاہیے[1] کہ اس سے 70 بیماریاں دُور ہوتی ہیں۔[2] رہی بات سبیل کا پانی کھڑے ہو کر پینے کی تو یہ لوگوں نے اپنی طرف سے بنالیا ہے۔ شاید سبیلیں اونچی ہوتی ہیں جس کی وجہ سے نیچے کیچڑ ہوتی ہے اور پھر لوگوں نے سوچا ہو گا کہ بیٹھ کر کیسے پئیں؟ تو یہ یوں ہو گیا ہو گا کہ سبیل کا پانی کھڑے کھڑے پینا چاہیے، حالانکہ سبیل کا پانی بھی بیٹھ کر پینا چاہیے۔[3]

بد شگونی کا شرعی حکم

سُوال: کچھ لوگ اِس طرح بد شگونی لیتے ہیں کہ ہمارے گھر میں فُلاں چیز پکتی ہے تو کوئی بیمار ہو جاتا ہے یا آفت آ جاتی ہے، ایسے لوگوں کو کیسے سمجھایا جائے؟ (SMS کے ذَریعے سُوال)

جواب: اِسلام میں بد شگونی نہیں نیک شگونی ہے اور بد شگونی ناجائز اور گناہ کا کام ہے۔[4] ہر قوم، ہر بَرادری، ہر گاؤں، ہر شہر اور ہر ملک میں الگ الگ بد شگونیاں پائی جاتی ہیں، جو سب کے سب ڈھکوسلے ہیں اور شَرعاً اِن کی کوئی اَصل نہیں ہے۔ لوگ جیسی بد شگونی لیتے ہیں حقیقت میں ایسا ہوتا نہیں ہے۔ سُوال میں کھانے پینے کے حوالے سے بد شگونی کا تذکرہ کیا گیا ہے ورنہ عموماً فُلاں دِن، فُلاں تاریخ اور ماہِ صَفر وغیرہ بہت سے مُعاملات میں بد شگونیاں پائی جاتی ہیں جو کہ کفار سے چلی آرہی ہیں۔ اب بھی کفار کی کئی باتیں ایسی ہیں جن میں مسلمان مبتلا ہو جاتے ہیں مثلاً سفر پر جا رہے ہوں اور آگے سے کالی

---

1 ...... درِ مختار مع رد المحتار، کتاب الطهارة، اركان الوضوء اربعة، مطلب: فی مباحث الشرب قائما، ۱/ ۲۷۵۔ فتاویٰ رضویہ، ۴/ ۵۷۵۔ (اِن دونوں پانیوں کو کھڑے ہو کر پینے) میں حکمت یہ ہے کہ کھڑے ہو کر جب پانی پیا جاتا ہے وہ فوراً تمام اَعضا کی طرف سرایت کر جاتا ہے اور یہ مُضر (نقصان دہ) ہے، مگر یہ دونوں (پانی) بَرکت والے ہیں اور ان سے مقصود ہی تبرک ہے، لہٰذا اِن کا تمام اَعضاء میں پہنچ جانا فائدہ مند ہے۔ (بہارِ شریعت، ۳/ ۳۸۴، حصہ: ۱۶)

2 ...... رد المحتار، کتاب الطهارة، اركان الوضوء اربعة، مطلب: فی مباحث الشرب قائما، ۱/ ۲۷۷۔

3 ...... اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ کی بار گاہ میں عرض کی گئی: حضور! کن کن پانیوں کو کھڑے ہو کر پینے کا حکم ہے؟ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ نے اِرشاد فرمایا: زَمزم اور وُضو کا (بچا ہوا) پانی شَرع میں کھڑے ہو کر پینے کا حکم ہے۔ اور لوگوں نے دو اور اپنی طرف سے لگالیے ہیں: ایک سبیل کا اور دوسرا جوٹھا پانی۔ اور دونوں جھوٹے۔ سبیل کا تو یوں لگالیا کہ اکثر کیچڑ ہوتی ہے بیٹھنے کی جگہ نہیں ہوتی۔ (ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص ۴۳۶)

4 ...... الطريقة المحمدية، الخلق الخامس والعشرون من الاخلاق الستين المذمومة: التطير، ۲/ ۱۷۔

www.dawateislami.net

بلی گزر جائے تو سمجھیں گے کہ اب سفر میں نقصان ہو گا لہٰذا یہ سوچ کر واپس لوٹ آتے ہیں حالانکہ اگر بلی یہ سوچے کہ میرے آڑے سے بندہ گزر گیا جس کی وجہ سے مجھے یہ ہو جائے گا اور وہ ہو جائے گا تو بلی کو کوئی جینے بھی نہیں دے گا جبکہ بندہ بلی کو منحوس سمجھتا ہے کہ کالی بلی آگے سے کیوں نکلی وغیرہ تو یہ سب غَلَط باتیں ہیں۔ بدشگونی کے حوالے سے مَکْتَبَۃُ الْمَدِیْنَہ نے "بدشگونی" کے نام سے 128 صفحات پر مشتمل ایک کتاب شائع کی ہے، اسے حاصِل کر کے اس کا مُطالعہ کیجیے اِنْ شَآءَ اللہ معلومات کا ڈھیروں ڈھیر خزانہ ہاتھ آئے گا۔

ستاروں کے اچھے بُرے اَثرات پر یقین رکھنا کیسا؟

سُوال: ستاروں کے اچھے بُرے اَثرات پر یقین رکھنا کیسا ہے؟

جواب: نُجوم نجم کی جمع ہے اور نُجوم سے ہی نُجومی بنا ہے، جو ستاروں کی باتیں بتاتا ہے۔ بے چارے کم عِلم لوگ نُجومیوں کے چکروں میں آجاتے ہیں حالانکہ ان کے پاس جانے کی بھی اِجازت نہیں ہے۔[1] مُعاشرے میں ستاروں کے تعلق سے بھی بدشگونیوں کی بھرمار ہوتی ہوگی۔[2]

---

1 ...... تاروں سے اوقات معلوم کرنا اور راستوں و سمتوں کا پتہ لگانا جائز ہے، رب تعالیٰ فرماتا ہے: ﴿وَبِالنَّجْمِ هُمْ يَهْتَدُوْنَ﴾ (پ۱۴، النحل: ۱۶) (ترجمۂ کنزالایمان: اور ستارے سے وہ راہ پاتے ہیں۔) مگر ان میں بارش وغیرہ کی تاثیریں ماننا اور ان سے غیبی خبریں معلوم کرنا حرام ہے، لہٰذا علمِ نُجوم باطل ہے، عِلمِ توقیت حق۔ (مراٰۃ المناجیح، ۲/ ۵۰۳)

2 ...... اعلیٰ حضرت، امامِ اہلِ سنّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہ سے سُوال کیا گیا کہ کَواکبِ فلکی (یعنی آسمانی ستاروں) کے اَثراتِ سعد و نَحس (یعنی اچھے اور منحوس اثرات) پر عقیدت (یعنی بھروسا) رکھنا کیسا ہے؟ آپ رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہ نے جواب دیا: مسلمان مُطِیع (یعنی اِطاعت گزار مسلمان) پر کوئی چیز نَحس (یعنی منحوس) نہیں اور کافروں کے لئے کچھ سَعد (یعنی اچھا) نہیں، اور مسلمان عاصی (یعنی نافرمانی کرنے والے مسلمان) کے لئے اس کا اِسلام سَعد (یعنی نیک بختی) ہے۔ طاعت (یعنی عبادت) بشرطِ قبول سعد (یعنی نیک بختی) ہے۔ مَعْصِیت (یعنی گناہ گاری) بجائے خود نَحس (یعنی منحوس) ہے اگر رحمت و شفاعت اس کی نُحوست سے بچالیں بلکہ نُحوست کو سعادت کر دیں، ﴿فَاُولٰٓىٕكَ يُبَدِّلُ اللّٰهُ سَيِّاٰتِهِمْ حَسَنٰتٍ﴾ (پ۱۹، الفرقان: ۷۰) ترجمۂ کنزالایمان: تو ایسوں کی بُرائیوں کو اللہ بھلائیوں سے بدل دے گا۔) بلکہ کبھی گناہ یوں سعادت ہو جاتا ہے کہ بندہ اس پر خائف و ترساں و تائب و کوشاں رہتا ہے، وہ ڈھل گیا اور بہت سی حَسَنات (یعنی نیکیاں) مل گئیں، باقی کواکب میں کوئی سعادت و نُحوست نہیں اگر ان کو خود مُؤثِّر (یعنی اثر کرنے والا) جانے شِرک ہے اور ان سے مدد مانگے تو حرام ہے، ورنہ ان کی رِعایت ضرور خلافِ توکُّل ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، ۲۱/ ۲۲۳)

www.dawateislami.net

کیا 13 کا عَدد منحوس ہے؟

سُوال: 13 کے عَدد کو مَنحوس سمجھ کر اس سے بد شگونی لینا کیسا ہے؟ نیز ماہِ صَفَرُ الْمُظَفَّر کو مَنحوس سمجھ کر اس میں شادیاں نہ کرنا کیسا ہے؟[1]

جواب: آج کل لوگ 13 کے عدد کو مَنحوس سمجھتے ہیں اور اس سے بد شگونی لیتے ہیں۔ 13 کے عَدد کی بھی کیا بات ہے کہ پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِعلانِ نبوت کے بعد 13 سال تک مکۂ مکرمہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًاوَّتَعۡظِیۡمًا کو اپنے قدم چومنے کی سعادت عطا فرمائی، اس کے بعد 10 سال تک مدینۂ منورہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًاوَّتَعۡظِیۡمًا کی ہواؤں کو زُلفیں چومنے کی سعادت بخشی، تو 13 کا عدد بُرا نہیں ہے۔[2] اِسی طرح بعض لوگ ماہِ صَفر کو بھی بُرا کہتے ہیں نجانے انہیں کیا ہو گیا ہے؟ جبکہ خاتونِ جنّت حضرتِ سَیِّدَتُنا بی بی فاطمہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا اور مولا مشکل کُشا حضرتِ سَیِّدُنا علیُّ الْمُرتَضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْہَہُ الْکَرِیْم کی شادی ماہِ صَفر میں ہوئی تھی۔[3] اور یہ بے چارے ماہِ صَفر میں شادیاں نہیں کرتے کہ یہ مَنحوس مہینا ہے حالانکہ مولا مشکل کُشا اور بی بی فاطمہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا کا نکاح خود سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی موجودگی میں ہوا ہے لہٰذا ماہِ صَفر میں نکاح کرنا چاہیے بلکہ اِہتمام کے ساتھ کرنا چاہیے تاکہ لوگوں کی بد شگونیوں کا زور ٹوٹے۔

مُلازمین کے حُقُوق کے حوالے سے راہ نمائی

سُوال: آج کل زیادہ تر مُلازمین کے ساتھ اچھا سلوک نہیں کیا جاتا، سیٹھ کسی مُعاملے میں ان کے ساتھ تعاون نہیں کرتے اور اگر مُلازم کو کوئی مسئلہ ہو تو اسے حَل نہیں کرتے، یوں مُلازمین بڑی مشکل میں ہوتے ہیں، مُلازمین کے حُقُوق کے حوالے سے کچھ راہ نمائی فرما دیجیے۔

جواب: مُلازمین کے بھی حُقُوق ہیں اور سیٹھ کے بھی حُقُوق ہیں۔ بعض اوقات سیٹھ مُلازمین پر ظلم کر رہا ہوتا ہے اور اگر مُلازم ایسا ہے کہ جس کی سیٹھ کو محتاجی ہے جیسا کہ بعض مُلازمین ایسے پاور فل ہوتے ہیں کہ کاروبار سنبھالے ہوتے ہیں اور

---

1. یہ سُوال شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا عطا فرمودہ ہی ہے۔ (شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ)
2. بخاری، کتاب مناقب الانصار، باب هجرة النبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم واصحابه الی المدینة، ۲/ ۵۹۰، حدیث: ۳۹۰۲۔
3. الکامل فی التاریخ، السنة الثانیة من الهجرة، ۲/ ۱۲۔

www.dawateislami.net

انہیں سارے راستے پتا ہوتے ہیں تو یوں وہ بڑے قیمتی ہوتے ہیں اور سیٹھ کو چلا رہے ہوتے ہیں تو ایسے مُلازمین بعض اوقات سیٹھ کو کھلونا بنائے ہوئے ہوتے ہیں لہٰذا دونوں طرف سے جو بھی ظلم کرے گا وہ گناہ گار ہو گا۔ زیادہ تر سیٹھوں کی شکایت کی جاتی ہے کہ یہ لوگ ظلم کرتے ہیں لیکن ہر سیٹھ ایسا نہیں ہوتا بلکہ بعض سیٹھ ایسے بھی ہوتے ہیں جو مُلازمین کو اَولاد کی طرح رکھتے ہیں اور ان کے ساتھ حُسنِ سُلوک سے پیش آتے ہیں۔ مُلازم کو بھی چاہیے کہ سیٹھ کے ساتھ اچھا سُلوک کرے، وقت پر اسے کام کر کے دے اور اس کے مال، آل اَولاد اور گھر میں خیانت نہ کرے۔ اگر مُلازم کا کِردار ستھرا ہو گا تو سیٹھ اَخلاقی طور پر خود بخود اس کے ساتھ اچھا رَویہ اِختیار کرنے پر مجبور ہو جائے گا۔ عام طور پر تالی دونوں ہاتھوں سے بج رہی ہوتی ہے، تاہم سیٹھ کو چاہیے وہ مُلازم کا خیال رکھے، اسے وقت پر تنخواہ دے اور تنخواہ کے لیے دھکے نہ کھلائے مثلاً پَرسوں دوں گا یا تَرسوں دوں گا کر کے بے چارے کو تنگ نہ کرے۔ جس طرح ہمارے یہاں پہلی تاریخ کو تنخواہ دینے کا عُرف ہے تو پہلی تاریخ کو تنخواہ دے دے۔ یاد رہے! جو کم تنخواہ والے مُلازمین ہوتے ہیں مہینے کی آخری تاریخوں میں ان کی تنخواہ ختم ہو جاتی ہے اور ان پر قرضے چڑھے ہوتے ہیں لہٰذا اگر سیٹھ اِحسان کرنا چاہیں تو پہلی تاریخ سے دو دِن پہلے انہیں تنخواہ دے دیں تاکہ یہ بچارے اپنے قرضے وغیرہ اُتار سکیں لیکن ایسا کرنا سیٹھوں کے لیے لازم نہیں ہے۔ اِسی طرح سیٹھوں کو چاہیے کہ عید اور Ò~ á} کے موقع پر مُلازمین کو تحائف دیں تاکہ ان کا دِل خوش ہو، یہ دینا اگرچہ فرض نہیں کہ اگر نہیں دیں گے تو گناہ گار ہوں گے لیکن پھر بھی دیتے رہیں۔ یوں ہی سیٹھ کے گھر میں کوئی اچھی چیز پکے تو وہ مُلازم کو بھی کِھلائے کہ اِس طرح کرنے سے مُلازم خود بخود وَفاداری کرے گا اور سیٹھ کی محبت اس کے دِل میں گھر کر جائے گی۔ اگر سیٹھ اور مُلازمین ایک دوسرے کے ساتھ حُسنِ سُلوک کریں گے تو اِنْ شَآءَ اللہ ہمارا مُعاشرہ صحیح ہو جائے گا اور اس سے ظلم کا قَلع قَمع ہو گا۔

جسے مُعاف کر دیا اگر اسے دیکھ کر دِل میں نفرت پیدا ہو تو کیا کیا جائے؟

سُوال: اگر کوئی اِنسان اپنی غَلَطی کی مُعافی مانگتا ہے تو ہماری طرف سے اسے مُعاف کر دیا جاتا ہے لیکن جب کبھی وہ سامنے آتا ہے تو ہمارے دِل میں یہ بات آتی ہے کہ اس نے ہمارے ساتھ غَلَط کیا تھا، اِس حوالے سے کیا کیا جائے؟

www.dawateislami.net

جواب: اِحیاءُ العلوم میں ایک بزرگ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا واقعہ لکھا ہے کہ ایک شخص جب ان کے سامنے آتا تھا تو ان کے دِل میں ایسی کیفیت پیدا ہو جاتی تھی کہ جیسی سُوال کرنے والے نے بیان کی یعنی وہ آدمی انہیں اچھا نہیں لگتا تھا۔ ان بزرگ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے تو کمال کر دیا کہ ایک بار تنہائی میں انہوں نے اس آدمی سے کہا: اپنا پاؤں میرے چہرے پر ملو۔ اس نے کہا: حضرت! آپ کیا فرما رہے ہیں اور میں یہ کیسے کر سکتا ہوں! ان بزرگ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: تمہیں یہ کرنا پڑے گا۔ بہر حال آخر کار ان بزرگ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اس آدمی کا پاؤں پکڑا اور پھر اس کا تلوا زبردستی اپنے چہرے پر ملا۔ وہ بزرگ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اس کے بعد اس شخص کے بارے میں میرے جو خیالات یا وَسوسے تھے جاتے رہے۔[1] بہر حال اگر کسی نے کوئی ظلم کیا ہے یا کوئی ایسی حَرَکت کی ہے تو اس کے سامنے آنے پر اس کا یاد آنا اور تکلیف ہونا اس میں کوئی حَرَج نہیں ہے اور اس میں بندے کا اِختیار بھی نہیں ہے لیکن بندہ جان بوجھ کر نفرت کی کیفیت نہ بنائے، اس کی تذلیل نہ کرے، اسے بُرا بھلا نہ کہے اور نہ ہی اسے دُھتکارے۔ حضرتِ سَیِّدُنا وَحشی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے سَیِّدُ الشُّہداء حضرتِ سَیِّدُنا امیر حمزہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کو شہید کیا تھا اور پھر یہ مسلمان ہو کر صحابیِ رَسُول اور جنتی بن گئے۔[2] جب یہ سرکار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے سامنے آتے تو سرکار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مُبارَک دِل کو تکلیف ہوتی تھی مگر سرکار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے کبھی بھی ان کی کوئی تحقیر نہ کی اور نہ انہیں ڈانٹا اور جھاڑا۔ یاد رہے! میرے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے بداَخلاقی کا کوئی تَصَوُّر ہی نہیں ہے۔ ہمیں سرکار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اس سنّت پر عمل کرنا چاہیے اور اگر قلب میں کیفیت پیدا ہوتی ہے تو ظاہر ہے اس میں آدمی بے بس اور بے اِختیار ہے۔

ٹین کی چادر اُڑ کر گھر میں آجائے تو اس کا کیا کریں؟

سُوال: طوفانی ہواؤں میں ٹین کی چادر اُڑ کر ہمارے گھر میں آ گئی اور ہمیں معلوم نہیں کہ وہ کس کی ہے تو اس کا کیا کریں؟

جواب: اسے لُقطہ کہتے ہیں، اس کا مالک تلاش کیا جائے۔ یہ چادر دو چار سو کلو میٹر سے اُڑ کر تو آئی نہیں، آپ کے گھر کے

---

1 ...... احیاء العلوم، کتاب آداب الالفۃ والاخوۃ... الخ، الباب الثانی فی حقوق الاخوۃ والصحبۃ، ۲/۲۲۸ ماخوذاً۔ احیاء العلوم (مترجم)، ۲/۶۶۴۔

2 ...... اسد الغابۃ، حرف الواو، وحشی بن حرب، ۵/۴۵۵، رقم: ۵۴۴۲۔

www.dawateislami.net

اَطراف سے ہی آئی ہو گی لہٰذا اگر آپ اَطراف سے معلومات کریں گے کہ کس کس کی چھت کی چادریں اُڑی ہیں تو پتا چل جائے گا تو اس طرح وہ چادر دِکھا کر جس کی ہے اسے دینی ہو گی۔ آپ یہ سوچ کر کہ ہم نے یہ کسی کی اُٹھائی تو نہیں ہے، خود ہمارے پاس آئی ہے، اب یہ ہماری ہو گئی ہے اس پر قبضہ کر لیں ایسا نہیں ہو سکتا۔

کیا دَورانِ اَذان کھانا کھا سکتے ہیں؟

سُوال: کیا دَورانِ اَذان کھانا کھا سکتے ہیں؟

جواب: اگر پہلے سے کھانا کھا رہے ہیں تو کھانا جاری رکھ سکتے ہیں۔[1] اگر اذان سے پہلے کھانا شروع نہیں کیا تو بہتر یہی ہے کہ اَذان کا جواب دے دیں پھر کھانا شروع کریں۔ اگر کھانا روک کر اَذان کا جواب دینا چاہیں تو دے سکتے ہیں کہ اَذان کا جواب دینا بڑے ثواب کا کام ہے۔

کیا آیۃُ الکُرسی پڑھتے ہوئے سر پر ہاتھ رکھنا ضَروری ہے؟

سُوال: لوگ فرض نماز کے بعد سر پر ہاتھ رکھ کر آیۃُ الکُرسی پڑھتے ہیں، کیا سر پر ہاتھ رکھنا ضَروری ہے یا مُستَحَب ہے یا پھر کسی بزرگ کا طریقہ ہے؟

جواب: عوام اسے آیۃَ الکُرسِی بولتے ہیں جبکہ صحیح تلفظ آیۃُ الکُرسی ہے۔ سر پر ہاتھ رکھ کر آیۃُ الکُرسی نہیں بلکہ ایک اور دُعا ہے وہ پڑھی جاتی ہے، سائل کو شاید غَلَط فہمی ہوئی ہے۔ اگر کوئی سر پر ہاتھ رکھ کر آیۃُ الکُرسی بھی پڑھتا ہے تب بھی ٹھیک ہے اور اس میں کوئی گناہ نہیں ہے۔ ہر نماز کے بعد سر پر ہاتھ رکھ کر یہ دُعا پڑھی جاتی ہے: بِسۡمِ اللهِ الَّذِیۡ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحۡمٰنُ الرَّحِیۡمُ اَللّٰهُمَّ اَذۡهِبۡ عَنِّی الۡهَمَّ وَالۡحُزۡنَ وَعَنۡ اَهۡلِ السُّنَّةِ۔ یہ دُعا پڑھتے وقت سر پر ہاتھ رکھنا ہے اور پھر اسے سر کا کر نیچے لانا ہے۔

تَحِیَّۃُ الوُضو کب پڑھی جائے؟

سُوال: کیا تَحِیَّۃُ الوُضو اَعضا خشک ہونے سے پہلے پڑھنا ضَروری ہے؟

---

[1] ...... درمختار، کتاب الصلاۃ، باب الاذان، ۲/۸۱۔

www.dawateislami.net

جواب: بہتر یہی ہے کہ اَعضا پر پانی کی تَری موجود ہو اور تَحِیَّۃُ الْوُضو پڑھ لی جائے[1] جبکہ کوئی مکروہ وقت نہ ہو اور نہ ہی جماعت کھڑی ہونے کا وقت ہو۔ یاد رہے! جب جماعت کھڑی ہو جائے تو اب تَحِیَّۃُ الْوُضو نہیں پڑھنی بلکہ جماعت میں شامل ہونا ہے۔

دَورانِ نماز موبائل بج جائے تو کیا کریں؟

سُوال: نماز کے دَوران اگر موبائل بج جائے تو بند کرنے کے لیے اسے جیب سے نکال سکتے ہیں؟

جواب: موبائل بجنے کی آواز نماز میں پریشان کر رہی ہے، چاہے آپ کو پریشان کرے یا کسی اور کو تو اگر جیب سے موبائل فون نکال کر بند کریں گے تو یہ عملِ کثیر ہو گا اور نماز ٹوٹ جائے گی لہٰذا نماز دوبارہ پڑھنی ہو گی۔ (امیرِ اہلِ سُنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے قریب بیٹھے ہوئے مفتی صاحب نے فرمایا:) اَوّلاً تو کوشش کرے کہ عملِ قلیل کے ذَریعے موبائل بند ہو جائے، اگر عملِ قلیل کے ذَریعے بند نہیں ہوتا اور ٹون ایسی بج رہی ہے جس کی وجہ سے اپنی یا دوسرے کی نماز میں تشویش پیدا ہو رہی ہے تو اس کو حکم ہو گا کہ موبائل نکال کر بند کرے اور یہ عملِ کثیر ہے، اس طرح اس کی نماز ٹوٹ جائے گی لہٰذا اب نئے سرے سے نماز شروع کرے۔ (امیرِ اہلِ سُنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے فرمایا:) عملِ کثیر کی تعریف یہ ہے: دور سے دیکھنے والا یہ سمجھے کہ یہ شخص نماز میں نہیں ہے یا اس کا ظنِّ غالب ہو کہ یہ نماز میں نہیں ہے۔[2] اگر کوئی جیب سے نکال کر موبائل بند کرے گا تو دیکھنے والا یہی سمجھے گا کہ یہ نماز میں نہیں ہے یوں اس کی نماز ٹوٹ جائے گی۔ ہاں اگر اس اَنداز سے بند کرتا ہے کہ نماز ہی کی کیفیت میں رہے جیسے انگلی سرکا کر اس طرح بند کر دے کہ سامنے والے کو یہ نہ لگے کہ یہ نماز میں نہیں ہے تو یہ عملِ قلیل یعنی تھوڑا عمل ہو گا۔

نماز کے ساتھ مذاق کرنا کُفر ہے

سُوال: ایک شخص نمازِ جمعہ کے لیے گھر سے چلا، راستے میں اپنے دوسرے دوست کو کہا کہ چلو نماز کے لیے چلتے ہیں تو

---

1. بہارِ شریعت، ۱/ ۶۷۵، حصہ: ۴۔
2. دُرِّ مختار، کتاب الصلاۃ، باب ما یفسد الصلاۃ و ما یکرہ فیہا، ۲/ ۱۱۱۔

www.dawateislami.net

آگے سے اس نے جواب دیا کہ "آج رش زیادہ ہو گا ایسا کرو تم چلے جاؤ میں اتوار کو پڑھ لوں گا۔" اس کا ایسا جواب دینا کیسا؟

جواب: کُفر ہے کیونکہ فرضیت کا اِنکار پایا جا رہا ہے، نیز یہ جملہ کہا بھی مذاق میں ہو گا۔ نمازِ جمعہ کے لیے وقت معین ہے اس کے علاوہ جمعہ ادا نہیں ہو سکتا۔ بہرحال ایسی باتیں نہ کی جائیں، ان سے سچی توبہ کریں اور کلمہ پڑھیں، اگر شادی کر چکے ہیں تو دوبارہ نکاح کریں۔ خُدارا! دِین اور اِسلام کے مُعاملے میں بہت محتاط رہیں اور اس حوالے سے اپنی زبان کو لگام ڈال کر رکھیں۔ (امیرِ اہلِ سُنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے قریب بیٹھے ہوئے مفتی صاحب نے فرمایا:) اِس جملے میں نماز کا اِنکار بھی ہے اور اِستہزا بھی لہٰذا یہ کُفر ہے اس سے توبہ کرنی ہو گی۔

نفل روزہ توڑ دیا تو کیا حکم ہے؟

سُوال: نفل روزہ توڑ دیا تو کیا حکم ہے؟

جواب: نفل روزہ رکھ لینے سے اسے پورا کرنا واجِب ہو جاتا ہے، اگر توڑ دیا تو اس کی قضا کرنا ہو گی۔ نیز بِلاعُذر نفل روزہ توڑ دینا جائز نہیں۔ [1]

چپل پہن کر یا بے وُضو قرآنِ پاک پڑھنے کا شرعی حکم

سُوال: چلتے پھرتے، چپل پہن کر یا بے وُضو قرآنِ پاک پڑھنا کیسا؟

جواب: بے وُضو قرآنِ کریم پڑھنا جائز ہے لیکن قرآنِ کریم کو بے وُضو چُھونا جائز نہیں ہے۔ [2] نیز چپل پہن کر قرآنِ کریم پڑھنے میں حَرَج نہیں۔

کسی جگہ سے دَفن شُدہ قرآنِ کریم بَر آمد ہوں تو کیا حکم ہے؟

سُوال: ہمارے گاؤں میں بہت سارے قرآنِ پاک دفن ہیں، پہلے کسی نے نہیں دیکھا تھا، اب ان کے اوپر سے مٹی ہٹ گئی ہے تو یہ قرآنِ پاک نظر آنے لگے ہیں، ہم ان کا کیا کریں؟

---

1 ...... درمختار، کتاب الصلاۃ، باب ما یفسد الصوم و ما لا یفسدہ، فصل فی العوارض... الخ، ۳/۴۷۳۔

2 ...... درمختار مع ردالمحتار، کتاب الطھارۃ، مطلب: یطلق الدعاء علی ما یشمل الثناء، ۱/۳۴۸۔

www.dawateislami.net

جواب: وہ قرآنِ کریم بوسیدہ ہوں گے جن سے تلاوت نہیں کی جاسکتی ہو گی، اگر اِس طرح کے ہیں جیسے مُقدَّس اَوراق ہوتے ہیں تو انہیں وہاں سے نکال کر کسی اور جگہ جہاں لوگوں کے پاؤں نہ پڑیں دَفن کر دیں یا انہیں بورے میں ڈال کر بوروں کو چیرا لگا کر یا کوئی وزن دار چیز ان میں ڈال کر سمندر کے بیچ میں ڈال دیا جائے۔ پتا ہونے کے باوجود کہ یہ قرآنِ کریم ہیں ان کو وہیں رہنے دیا جائے، نَعُوْذُ بِاللّٰہ لوگ ان پر چلیں اس کی اِجازت نہیں۔ مَساجد میں قرآنِ پاک بہت زیادہ جمع ہو جاتے ہوں گے تو لوگ وہ قرآنِ پاک بھی اِس طرح دَفن کر آتے ہوں گے، حالانکہ اگر وہ پڑھنے کے قابل ہیں اور کسی نے مسجد میں رکھے ہیں تو ان کو دفن کرنا جائز نہیں ہو گا۔ رَمضان شریف میں لوگ قرآنِ کریم کے نئے نئے نسخے لا کر مَساجد میں رکھ دیتے ہیں، اِس کا یہ مطلب نہیں ہوتا کہ جو پہلے کے رکھے ہوئے ہیں انہیں ٹھنڈا کر دیا جائے کیونکہ وہ پڑھنے کے قابل ہوتے ہیں۔

مَساجد میں قرآنِ پاک رکھنے کی اِحتیاط

سُوال: مَساجد میں قرآنِ پاک رکھنے ہوں تو اس کی اِحتیاط اِرشاد فرما دیجیے۔[1]

جواب: مسجد میں قرآنِ کریم رکھنے ہوں تو مسجد کے امام صاحب سے مشورہ کر لیا جائے کیونکہ امام صاحب پانچوں نمازوں میں مسجد ہی میں ہوتے ہیں ان کو معلوم ہوتا ہے کہ کتنے لوگ قرآنِ کریم پڑھتے ہیں؟ مشورہ کر لینا اچھا ہو گا، ورنہ اگر پہلے 99 قرآنِ پاک رکھے تھے تو ایک اور کا اِضافہ ہو کر 100 پورے ہو جائیں گے۔ رَمضان شریف کے علاوہ اتنے لوگ قرآنِ پاک پڑھتے نظر نہیں آتے۔ البتہ جو مَساجد آباد ہوتی ہیں ان میں کچھ نہ کچھ تلاوت کرنے والے ہوتے ہیں مگر ان کی تعداد بھی اتنی نہیں ہوتی جتنے قرآنِ کریم رکھے ہوتے ہیں، قرآنِ کریم بہت سارے رکھے ہوتے ہیں مگر پڑھنے والے دو چار ہی ہوتے ہیں۔

احمد آباد شریف ہند کی مَساجد میں دیکھا تھا کہ ڈھیروں قرآنِ کریم رکھے ہوئے ہیں حالانکہ وہ بے چارے گُجراتی بھائی "شین" کو "سین" اور "ذال" کو "جال" پڑھتے ہیں، ان کو کہاں قرآنِ کریم پڑھنا آتا ہو گا؟ لیکن اتنے سارے قرآنِ کریم مسجد

---

[1] ...... یہ سُوال شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا عطا فرمودہ ہی ہے۔ (شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ)

www.dawateislami.net

میں رکھتے ہیں کہ پورے پورے بکس قرآنِ کریم سے بھرے ہوئے ہوتے ہیں، بائنڈنگ کیے ہوئے 30 پارے رکھے ہوتے ہیں اور ان پر اس طرح کے جملے لکھے ہوتے ہیں "فلاں بھائی نا ایصالِ ثواب، فلاں بھائی نا طرف تی ایصالِ ثواب" بے چارے کمیٹی والے بھی بے بس ہوتے ہیں کہ جو دینے آیا ہے اسے کس طرح منع کریں، اگر منع کیا تو ان سے لڑے گا کون؟ اِس وجہ سے لوگ رکھ دیتے ہیں۔ میں یہ سوچتا ہوں کہ کمیٹی والے اتنے سارے قرآنِ کریم کے نسخوں کو کس طرح سنبھالتے ہوں گے؟ ہو سکتا ہے یہ قرآنِ کریم لوگ گھروں میں قرآن خوانی کے لیے لے جاتے ہوں پھر واپس لا کر رکھ دیتے ہوں لیکن قرآن خوانی کے لیے بھی صِرف ایک ہی سیٹ کافی ہوتا ہو گا، اِس کے باوجود میں نے کئی سیٹ رکھے ہوئے دیکھے ہیں کہ یہ مَرحومین کے اِیصالِ ثواب کے لیے ہیں۔

جہاں تلاوت کرنے والے نہ ہوں وہاں قرآنِ پاک رکھنا کیسا؟

سُوال: کسی مسجد میں تلاوتِ قرآن کرنے والے نہ ہوں اور وہاں پہلے سے قرآنِ پاک موجود ہوں تو کیا وہاں مزید قرآنِ پاک رکھ سکتے ہیں؟[1]

جواب: اِس طرح کی مسجد میں قرآنِ پاک نہیں رکھنا چاہیے اور نہ ایسی جگہ رکھنا چاہیے کہ جہاں تلاوت وغیرہ کرنے والے لوگ نہ ہوں کیونکہ جہاں تلاوت ہی نہیں کی جاتی وہاں قرآنِ کریم رکھنے کا کیا فائدہ؟ اور مَساجد میں پہلے ہی قرآن پاک موجود ہوتے ہیں یہاں مزید لا کر رکھنے کا کوئی مقصد نہیں ہو گا اور پھر اتنے قرآنِ کریم کے نسخوں میں کون تلاوت کرے گا؟ ہمارے یہاں تو ایسا رواج بن گیا ہے کہ کسی کا اِنتقال ہوتا ہے تو فوراً قرآنِ کریم کا نسخہ مسجد میں پہنچا دیا جاتا ہے کہ اِیصالِ ثواب کے لیے مسجد میں قرآنِ کریم رکھ رہے ہیں۔ اِس سے مسجد کی جگہ بھی گھرتی ہے اور اس کا صحیح اِستعمال بھی نہیں ہو پاتا اور پھر لوگوں کو قرآن خوانیوں کا اتنا شوق بھی نہیں ہے کہ روزانہ کی بنیاد پر سو پچاس قرآن خوانیاں ہو رہی ہوں۔ شاید سوئم، دَسواں اور چالیسواں ہوتا ہو گا تو قرآن خوانی ہوتی ہو گی یا نئی دکان کھولی ہو گی تو اس کے اِفتتاح میں قرآن خوانی کروا لیتے ہوں گے۔ اِس طرح کے بعض خاص خاص مواقع ہوتے ہیں جن میں قرآن خوانیاں

[1] ...... یہ سُوال شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیر اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا عطا فرمودہ ہی ہے۔ (شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ)

www.dawateislami.net

ہوتی ہیں یہ اچھی بات ہے۔

مسجد میں زیادہ قرآنِ پاک جمع ہو جائیں تو ان کا کیا کیا جائے؟

سُوال: اگر مسجد میں قرآنِ پاک زیادہ تعداد میں جمع ہوں اور پڑھنے والے اتنے نہ ہوں تو ان کا کیا کیا جائے؟[1]

جواب: (امیرِ اہلِ سُنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے قریب بیٹھے ہوئے مفتی صاحب نے فرمایا:) اگر ایک ہی مسجد میں اتنے زیادہ قرآنِ کریم جمع ہو گئے کہ جن کی یہاں پر ضَرورت ہی نہیں تھی تو ان کو دوسری مسجد کے لیے دیا جا سکتا ہے۔[2] (امیرِ اہلِ سُنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے فرمایا:) مَساجد میں قرآنِ کریم رکھنے سے بہتر ہے مَدارس میں رکھ دیئے جائیں جو مدرسین وہاں پڑھاتے ہیں ان سے پوچھ کر ان کو دے دیئے جائیں کہ آپ یہ قرآنِ کریم ان بچوں کو دے دیں جو حفظ کرتے یا ناظرہ پڑھتے ہیں یا جن کو ضَرورت ہو ان کو دے دیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس طرح بچے ان میں تلاوت کریں گے اور دینے والے کو ثواب ملے گا ورنہ وہ مسجد میں رکھے ہی رہیں گے۔ کسی کو یہ غَلَط فہمی نہ ہو جائے کہ قرآنِ کریم مَساجد میں رکھے ہی نہ جائیں ایسا نہیں ہے، پڑھنے والوں کے لیے مَساجد میں قرآنِ کریم رکھنا کارِ ثواب ہے۔

روزانہ کتنا قرآنِ پاک پڑھنا چاہیے؟

سُوال: روزانہ کتنا قرآنِ پاک پڑھنا چاہیے؟

جواب: اگر پورا قرآنِ پاک بھی پڑھ لیا تب بھی ناجائز نہیں ہے۔ روزانہ کتنا پڑھنا چاہیے تو شجرۂ قادریہ میں روز کا ایک پارہ تلاوت کرنا لکھا ہے تاکہ ایک مہینے میں ایک بار قرآنِ کریم ختم ہو جائے۔ ہمارے بعض طَلَبا ایسے بھی ہیں جو روزانہ قرآنِ کریم کی ایک منزل ختم کرتے ہیں۔ قرآنِ کریم میں سات منزلیں ہیں تو وہ سات دِن میں قرآنِ کریم ختم کر لیتے ہیں لہٰذا جتنا پڑھ سکتا ہے پڑھے اور کوشش کرے جب تک دِل لگا ہوا ہے پڑھتا رہے، روزانہ ایک منزل پڑھ لے تو مدینہ مدینہ۔

---

1. ...... یہ سُوال شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا عطا فرمودہ ہی ہے۔ (شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ)
2. ...... فتح القدیر، کتاب الوقف، ۶/ ۲۰۲۔

www.dawateislami.net

کیا پیر بھی محرم ہوتا ہے؟

سُوال: کیا پیر مَحْرم ہوتا ہے؟

جواب: پیر مَحْرم بھی ہو سکتا ہے جیسے باپ پیری مُریدی کرتا ہے اور بیٹی اس کی مُریدنی ہے تو یہ بیٹی کا مَحْرم ہے۔ اگر کوئی اور پیر ہے جو نامَحْرم ہے تو وہ نامَحْرم ہی رہے گا یعنی صِرف پیر ہونا اسے مَحْرم نہیں بنادے گا۔ عورت اپنے نامَحْرم پیر کا ہاتھ نہیں چوم سکتی اور نہ ہی اس سے اپنے سر پر ہاتھ پھروا سکتی ہے۔ آج کل سر پر ہاتھ پھروانے کا بڑا رَواج ہے ایسا ہرگز نہ کیا جائے۔

کیا شوہر کی اِجازت کے بغیر بیوی گھر سے جا سکتی ہے؟

سُوال: کیا عورت کا اپنے شوہر کی اِجازت کے بغیر کہیں جانا جائز ہے؟ اگر اسے روکا جائے تو وہ کہتی ہے کہ میں نے حق مہر مُعاف کر دیا تھا، اس لیے اِجازت لینا ضَروری نہیں ہے، اِس حوالے سے راہ نمائی فرما دیجیے۔

جواب: عورت کو (بِلا عُذرِ شرعی) بغیر اِجازت گھر سے نکلنے کی شرعاً اِجازت نہیں ہے۔ (امیرِ اہلِ سُنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے قریب بیٹھے ہوئے مفتی صاحب نے فرمایا:) عورت ہفتے میں ایک مَرتبہ اپنے والدین سے ملنے کے لیے جا سکتی ہے اِس میں شرعاً شوہر کی اِجازت لینا ضَروری نہیں ہے لیکن پھر بھی بہتر یہی ہے کہ شوہر کی اِجازت سے ہی جائے۔ اِسی طرح محارم یعنی قریبی رِشتہ دار جیسے بھائی بہن وغیرہ سے سال میں ایک مَرتبہ شوہر کی اِجازت کے بغیر ملنے جا سکتی ہے لیکن اِجازت لے کر ہی جانا چاہیے تاکہ گھر کا ماحول اچھا رہے۔[1]

عمرے کے بعد عورت تقصیر نہ کروائے تو کیا حکم ہے؟

سُوال: اگر عورت عمرے کے بعد بال نہ کٹوائے تو کیا حکم ہے؟ (فیس بک کے ذَریعے سُوال)

جواب: اگر وہ تقصیر نہیں کرواتی تو احرام کی پابندیاں باقی رہیں گی کیونکہ اس کے بغیر یہ احرام سے باہر ہی نہیں ہو گی۔[2]

1 ...... فتاویٰ رضویہ، ۱۳/ ۴۷۸۔

2 ...... شرح لباب المناسک، باب مناسک منی، فصل فی حکم الحلق، ص ۲۳۱ ماخوذاً۔

www.dawateislami.net

دماغ تیز کرنے کا طریقہ

سُوال: دماغ تیز کرنے کا طریقہ بتا دیجیے۔

جواب: دماغ تیز کرنے سے کیا مُراد ہے؟ غصّہ کرنے کا طریقہ یا قوتِ حافظہ؟ آج کل غصّہ کرنے والے کے متعلق بھی بولتے ہیں کہ "دماغ کا بڑا تیز ہے" اگر دماغ تیز کرنے سے قوتِ حافظہ مُراد ہے یعنی یاد زیادہ رہے، یادداشت اچھی ہو جائے تو اس کے لیے مَکْتَبَۃُ الْمَدِیْنَہ نے ایک کتاب بنام "حافظہ کیسے مضبوط ہو؟" شائع کی ہے، اگر حافظہ مضبوط کرنا مقصود ہے تو اس کتاب کا مُطالعہ کیجیے اِنْ شَآءَ اللہ اس سے آپ کو پتا چلے گا کہ دماغ کیسے تیز ہوتا ہے؟ نیز اِس میں حافظہ کمزور ہونے کے اَسباب بھی لکھے ہوئے ہیں۔

چار زبانوں پر مشتمل ایک مُنْفَرِد کلام

سُوال: اعلیٰ حضرت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ نے اُردو کے علاوہ اور کس کس زبان میں نعتیں لکھی ہیں؟

جواب: عربی اور فارسی میں بھی کلام لکھا ہے بلکہ ایک کلام تو ایسا ہے جو چار زبانوں پر مشتمل ہے یعنی عربی، فارسی، اُردو اور سنسکرت۔ وہ کلام یہ ہے:

لَمْ یَاْتِ نَظِیْرُکَ فِیْ نَظَرٍ مثلِ تو نہ شد پیدا جانا

جگ راج کو تاج تورے سر سوہے تجھ کو شہ دوسرا جانا (حدائقِ بخشش)

ماں باپ میں سے خدمت و تعظیم کا زیادہ حق دار کون؟

سُوال: ماں باپ میں سے کوئی ایک شہر میں ہو اور دوسرا گاؤں میں تو پہلے کس سے ملنے جانا چاہیے؟

جواب: تعظیم کے لحاظ سے باپ کا حق پہلے ہے اور خدمت کے لحاظ سے ماں کا حق پہلے۔[1] اِس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ صِرف باپ کی تعظیم ہو گی، ماں کو جھاڑتا رہے گا اور ماں کی تعظیم نہیں کرے گا۔ یوں ہی ماں کی خدمت کرتا رہے اور باپ کو تڑپتا چھوڑ دے ایسا بھی نہیں کرنا بلکہ دونوں کی خدمت بھی کرنی ہے اور تعظیم بھی کرنی ہے۔ (امیرِ اہلِ سُنّت

[1] ...... فتاویٰ رضویہ، ۲۴ / ۳۸۹-۳۹۰ ماخوذاً۔

www.dawateislami.net

دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے قریب بیٹھے ہوئے مفتی صاحب نے فرمایا:) ایسی کوئی تفصیل صَراحتاً نظر سے نہیں گزری کہ ماں باپ میں سے پہلے کس سے ملنا چاہیے؟ اگر بیٹا راستے میں کہیں جا رہا ہے اور ماں باپ دونوں کی رہائش کا فاصلہ برابر ہے تو خدمت کے اِعتبار سے ماں کے یہاں جانا بنتا ہے اور تعظیم کے لحاظ سے باپ کے پاس جانا بنتا ہے۔ اگر راستے میں باپ کا گھر قریب پڑتا ہے اور ماں کا گھر دور پڑتا ہے تو ظاہر ہے پہلے باپ سے ملاقات کرے پھر ماں کے یہاں جائے۔ اگر پہلے ماں کا گھر آ رہا ہے تو پہلے ماں کے گھر چلا جائے پھر باپ کے گھر چلا جائے دونوں میں کوئی حرج نہیں۔ بظاہر ایسی صورتیں بہت کم ہوتی ہیں کہ ماں باپ الگ الگ رہ رہے ہوں کیونکہ عموماً ماں باپ ایک ساتھ ہی رہتے ہیں۔ اگر ماں الگ رہتی ہو اور باپ الگ رہتا ہو تو پھر بھی بچہ ماں باپ میں سے کسی نہ کسی کے پاس رہتا ہے۔

عالِمِ دِین سے اِمتحاناً سُوال کرنا کیسا؟

سُوال: عالِمِ دِین سے اِمتحاناً سُوال کرنا کیسا؟[1]

جواب: عالِمِ دِین سے اِمتحاناً سُوال کرنا شرعاً گناہ ہے۔[2] یعنی غیرِ عالِم کسی عالِمِ دِین سے اِمتحاناً سُوال نہیں کر سکتا۔ ابنِ سقا حضور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے ساتھ پڑھتا تھا، اس نے اللہ پاک کے ایک نیک بندے کی توہین کی اور کہا کہ میں ان سے ایسا سُوال کروں گا کہ جواب نہیں دے سکیں گے۔ آخر کار وہ اس گستاخی کی وجہ سے کُفر پر مَرا۔[3]

سُوال عِلم کی چابی ہے

عالِمِ دِین چاہے غوث ہو یا نہ ہو اِمتحان لینے کے لیے اس سے سُوال کرنا جائز نہیں۔ اپنا یہ ذہن بنانا چاہیے کہ ہمیں خود کیا آتا ہے اور کتنا آتا ہے کہ ہم اِمتحان لینے نکلیں؟ ہاں! اگر واقعی سیکھنے کی نیت ہے تو آدمی پوچھے اور معلومات حاصل کرے تاکہ عِلم میں اِضافہ ہو، اِس نیت سے سُوال کرنا اچھی بات ہے، عَرَبی مُحاوَرہ ہے: ”اَلسُّوَالُ مِفْتَاحُ الْعِلْمِ یعنی سُوال

---

1 ...... یہ سُوال شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا عطا فرمودہ ہی ہے۔ (شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ)

2 ...... صراط الجنان، پ۱، البقرۃ، تحت الآیۃ:۱۰۸، ۱/۱۸۶۔

3 ...... بھجۃ الاسرار، ذکر اخبار المشایخ عنه بذٰلک، ص۱۹ ماخوذاً۔

www.dawateislami.net

علم کی چابی ہے۔" لیکن خوامخواہ تنگ کرنے کے لیے سُوال نہیں کرنا چاہیے۔ (امیرِ اہلِ سُنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے قریب بیٹھے ہوئے مفتی صاحب نے فرمایا:) اِس طرح کی حدیثِ پاک بھی ہے: اَلْعِلْمُ خَزَائِنُ وَمِفْتَاحُہُ اَلسُّوَالُ یعنی عِلم خزانے ہیں اور اس کی چابی سُوال ہے۔(1)

امام احمد رضا خان کو "اعلیٰ حضرت" کیوں کہا جاتا ہے؟

سُوال: امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کو "اعلیٰ حضرت" کیوں کہا جاتا ہے؟

جواب: اعلیٰ کے معنیٰ عمدہ اور بہترین کے ہیں چونکہ ہمارے امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ بہترین اور عمدہ تھے اسی لیے وہ "اعلیٰ حضرت" تھے۔ ہمارے عُلَمائے کِرام کَثَّرَھُمُ اللہُ السَّلَام آپ کو "اعلیٰ حضرت" کہتے ہیں تو ہم بھی آپ کو اعلیٰ حضرت کہتے ہیں۔ نیز آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ زبردست عِلم والے ہیں اس لیے "اعلیٰ حضرت" ہیں۔(2)

❁❁❁

---

1 ...... مسند الفردوس، باب العین، ۲/۸۰، حدیث: ۴۰۱۱۔

2 ...... امامِ اہلِ سنّت مُجدِّدِ دِین وملّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کو خاندان کے لوگ اِمتیاز وتعارُف کے طور پر اپنی بول چال میں "اعلیٰ حضرت" کہتے تھے۔ مَعارِف وکمالات اور فضائل ومَکارِم میں اپنے مُعاصرین کے دَرمیان بَرتَری کے لحاظ سے یہ لفظ اپنے مَمدُوح کی شخصیت پر اس طرح مُنطبق ہوگیا کہ آج صِرف پاک وہند کے عوام وخواص ہی نہیں بلکہ ساری دُنیا کے عاشقانِ رَسول کی زبانوں پر چڑھ گیا اور اب قبولِ عام کی نوبت یہاں تک پہنچ گئی کہ کیا مُوافِق کیا مُخالِف! کسی حلقے میں بھی "اعلیٰ حضرت" کہے بغیر شخصیت کی تعبیر (Introduction) ہی مکمل نہیں ہوتی۔ (سوانح امام احمد رضا، ص۸ بتغیرِ قلیل) مزید معلومات کے لیے دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مَکْتَبَۃُ الْمَدِیْنَہ کی کتاب "فیضانِ امامِ اہلِ سنّت" کا مُطالعہ کیجیے۔

www.dawateislami.net

فہرست

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
دُرُود شریف کی فضیلت	1	دورانِ نماز موبائل بج جائے تو کیا کریں؟	14
صفائی ستھرائی شریعت کو مَطلوب ہے	1	نماز کے ساتھ مذاق کرنا کُفر ہے	14
گھر کی صفائی کے ساتھ ساتھ گلی محلّے کو بھی صاف ستھرا رکھیں	2	نفل روزہ توڑ دیا تو کیا حکم ہے؟	15
گاڑیوں کی وجہ سے ہونے والی گندگی	3	چپل پہن کر یا بے وُضو قرآنِ پاک پڑھنے کا شرعی حکم	15
دیواروں کے آگے پیشاب کرنا بھی گندگی پھیلنے کا ذَریعہ ہے	3	کسی جگہ سے دَفن شُدہ قرآنِ کریم برآمد ہوں تو کیا حکم ہے؟	15
تعمیراتی سامان اِدھر اُدھر ڈال دینے سے ہونے والی تکالیف	4	مَساجد میں قرآنِ پاک رکھنے کی اِحتیاط	16
دیگیں پکانا اور پائپ لائن کی کھدائی بھی صفائی میں رکاوٹ ہے	5	جہاں تلاوت کرنے والے نہ ہوں وہاں قرآنِ پاک رکھنا کیسا؟	17
مُردہ جانوروں کو گلی میں پھینک دینے سے گندگی پھیلتی ہے	6	مسجد میں زیادہ قرآنِ پاک جمع ہو جائیں تو ان کا کیا کیا جائے؟	18
بلیاں پالنا کیسا؟	7	روزانہ کتنا قرآنِ پاک پڑھنا چاہیے؟	18
کتنے پانی کھڑے ہو کر پی سکتے ہیں؟	7	کیا پیر بھی محرم ہوتا ہے؟	19
بد شگونی کا شرعی حکم	8	کیا شوہر کی اِجازت کے بغیر بیوی گھر سے جاسکتی ہے؟	19
ستاروں کے اچھے بُرے اَثرات پر یقین رکھنا کیسا؟	9	عمرے کے بعد عورت تقصیر نہ کروائے تو کیا حکم ہے؟	19
کیا 13 کا عدد منحوس ہے؟	10	دِماغ تیز کرنے کا طریقہ	20
مُلازمین کے حُقُوق کے حوالے سے راہ نمائی	10	چار زبانوں پر مشتمل ایک مُنفَرِد کلام	20
جسے مُعاف کر دیا اگر اسے دیکھ کر دِل میں نفرت پیدا ہو تو کیا کیا جائے؟	11	ماں باپ میں سے خدمت و تعظیم کا زیادہ حق دار کون؟	20
ٹین کی چادر اُڑ کر گھر میں آجائے تو اس کا کیا کریں؟	12	عالِمِ دِین سے اِمتحاناً سُوال کرنا کیسا؟	21
کیا دَورانِ اَذان کھانا کھا سکتے ہیں؟	13	سُوال علم کی چابی ہے	21
کیا آیۃُ الکُرسی پڑھتے ہوئے سر پر ہاتھ رکھنا ضَروری ہے؟	13	امام احمد رضا خان کو ”اعلیٰ حضرت“ کیوں کہا جاتا ہے؟	22
تَحِیَّۃُ الْوُضو کب پڑھی جائے؟	13	❀❀❀	❀

www.dawateislami.net

ماخذ و مراجع

کتاب کا نام	مصنف / مؤلف / متوفی	مطبوعات
قرآنِ مجید	کلامِ الٰہی	****
کنزالایمان	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان، متوفی ۱۳۴۰ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی ۱۴۳۲ھ
تفسیر صراط الجنان	مفتی ابو الصالح محمد قاسم قادری	مکتبۃ المدینہ کراچی ۱۴۳۴ھ
صحیح البخاری	امام ابوعبدُ اللہ محمد بن اسماعیل بخاری، متوفی ۲۵۶ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۱۹ھ
سنن الترمذی	امام ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی، متوفی ۲۷۹ھ	دار المعرفۃ بیروت ۱۴۱۴ھ
المستدرک علی الصحیحین	امام ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ حاکم نیشاپوری، متوفی ۴۰۵ھ	دار المعرفۃ بیروت ۱۴۱۸ھ
المعجم الاوسط	امام ابو القاسم سلیمان بن احمد طبرانی، متوفی ۳۶۰ھ	دار احیاء التراث العربی بیروت ۱۴۲۲ھ
کنز العمال	علامہ علی متقی بن حسام الدین ہندی برہان پوری، متوفی ۹۷۵ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۱۹ھ
ابن عساکر	امام علی بن حسن المعروف ابن عساکر، متوفی ۵۷۱ھ	دار الفکر بیروت
مسند الفردوس	حافظ ابو شجاع شیرویہ بن شہر دار بن شیرویہ دیلمی، متوفی ۵۰۹ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۲۰۱۰ء
حلیۃ الاولیاء	حافظ ابو نعیم احمد بن عبد اللہ اصفہانی شافعی، متوفی ۴۳۰ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۱۹ھ
الکامل فی التاریخ	امام ابو الحسن علی بن محمد، متوفی ۶۳۰ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت
اسد الغابۃ	امام حافظ احمد بن علی بن حجر عسقلانی، متوفی ۸۵۲ھ	دار احیاء التراث العربی بیروت
مراٰۃ المناجیح	حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی، متوفی ۱۳۹۱ھ	ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور
شرح لباب المناسک	علامہ ملا علی بن سلطان قاری، متوفی ۱۰۱۴ھ	کراچی
الطریقۃ المحمدیۃ	امام محمد آفندی رُومی برکلی، متوفّٰی ۹۸۱ھ	پشاور
بھجۃ الاسرار	نور الدین ابو الحسن علی بن یوسف لخمی شطنوفی، متوفی ۷۱۳ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۲۳
فتح القدیر	کمال الدین محمد بن عبد الواحد المعروف بابن ہمام، متوفی ۶۸۱ھ	کوئٹہ
درمختار	علاء الدین محمد بن علی حصکفی، متوفی ۱۰۸۸ھ	دار المعرفۃ بیروت ۱۴۲۰ھ
ردالمحتار	سید محمد امین ابن عابدین شامی، متوفی ۱۲۵۲ھ	دار المعرفۃ بیروت ۱۴۲۰ھ
فتاویٰ رضویہ	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان، متوفی ۱۳۴۰ھ	رضا فاؤنڈیشن لاہور ۱۴۲۷ھ
بہارِ شریعت	مفتی محمد امجد علی اعظمی، متوفی ۱۳۶۷ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی ۱۴۲۹ھ
ملفوظات اعلیٰ حضرت	مفتی اعظم ہند محمد مصطفےٰ رضا خان، متوفی ۱۴۰۲ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی ۱۴۳۰ھ
سوانح امام احمد رضا	علامہ بدر الدین احمد صاحب قادری رضوی	مکتبہ نوریہ رضویہ سکھر

www.dawateislami.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نیک نمازی بننے کیلئے

ہر جمعرات بعد نمازِ مغرب آپ کے یہاں ہونے والے **دعوتِ اسلامی** کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں رضائے الٰہی کے لئے اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ ساری رات شرکت فرمایئے ❁ سنّتوں کی تربیت کے لئے **مدنی قافلے** میں عاشقانِ رسول کے ساتھ ہر ماہ تین دن سفر اور ❁ روزانہ "غورِ فکر" کے ذریعے **مدنی انعامات** کا رسالہ پُر کر کے ہر اسلامی ماہ کی پہلی تاریخ اپنے یہاں کے ذمّے دار کو جمع کروانے کا معمول بنا لیجئے۔

میرا مدنی مقصد: "مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔" اِنْ شَآءَ اللہ۔ اپنی اصلاح کے لیے "**مدنی انعامات**" پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے لیے "**مدنی قافلوں**" میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَآءَ اللہ۔

ISBN 978-969-631-642-8
0125728

فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، کراچی
UAN: +92 21 111 25 26 92 Ext: 2650 / 1144
Web: www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
Email: feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net